www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the watermark

مادہ	الفاظ اور عنوان
ضیق	ضَاقَ تنگ ہونا ضِیقٌ تنگی
	(ضَیَّقَ تنگ کر دینا ۶۵/۹)
	ط
طبع	طَبَعَ مہر لگانا
طبق	طَبِقَ (موافق ہونا) طِبَاقًا تہ بتہ
طحو / طحی	طَحیٰ بچھانا۔ پھیلانا
طرح	طَرَحَ پھینکنا
طرد	طَرَدَ نکالنا
طرف	طَرْفٌ کنارا۔ نگاہ
طرق	طَرِیْقٌ راستہ۔ طریقہ
	طَرَقَ رات کے کام
طرو / طری	طَرِیٌّ تازہ
طعم	طَعِمَ مزا۔ کھانا (طعام)
	طَعَمَ کھانا اَطْعَمَ کھلانا
	(اِسْتَطْعَمَ کھانا مانگنا ۷۷/۱۸)
طعن	طَعَنَ طعنہ دینا
طغو / طغی	طَغیٰ سرکشی کرنا طَاغُوْت بُت
	(اَطْغیٰ سرکش بنانا ۵۰/۲۷)
طفأ	اَطْفَأَ آگ بجھانا۔ پھونک مارنا
طفف	طَفَّفَ کم کرنا
طفق	طَفِقَ شروع ہونا
طفل	طِفْلٌ بچہ
طلب	طَلَبَ مانگنا۔ ڈھونڈنا
طلت	(طَالُوْتُ ایک بادشاہ ص ۱/۲)
طلح	(طَلْحٌ کیلا ص ۲/۲۷)
طلع	طَلَعَ نکلنا طَلْعٌ خوشہ
	اَطْلَعَ آگاہ کرنا (اِطَّلَعَ اِطِّلَاعٌ پانا)
طلق	طَلَاقٌ اور طَلَّقَ آزاد کرنا
	اِنْطَلَقَ چلنا

مادہ	الفاظ اور عنوان
طلّ	طَلٌّ بارش
طمث	طَمَثَ چھونا۔ مجامعت کرنا
طمس	طَمَسَ مٹانا
طمع	طَمِعَ طمع رکھنا
طمّ	طَامَّۃٌ قیامت
طمأن	اِطْمَأَنَّ تسلی۔
طود	طَوْدٌ پہاڑ
طور	طَوْرٌ حالت (طُوْرٌ پہاڑ ص ۱/۲)
طوع	(طَاعَ خوشی سے کرنا ۴۱/۱۱)
	اَطَاعَ اطاعت کرنا طَوَّعَ راضی کرنا
	تَطَوَّعَ زیادہ کرنا اِسْتَطَاعَ طاقت رکھنا
طوف	طَافَ پھرنا
	طَائِفٌ ہوا طَائِفَۃٌ جماعت فرقہ
	(تَطَوَّفَ طواف کرنا ص ۱/۱۱)
	(اَطَافَ پھرانا ۴۷/۳۵)
طوق	اَطَاقَ طاقت رکھنا
	طَوَّقَ طوق ڈالنا
طول	طَالَ۔ تَطَاوَلَ دراز ہونا
	طَوْلٌ فراخی
طوی	طَوَیٰ لپیٹنا (طُوًی میدان ص ۱/۲)
طھر	طَهُرَ پاک ہونا طَهُوْرٌ پاک
	طَهَّرَ پاک کرنا۔ نہانا۔ دھونا
	تَطَهَّرَ پاک رہنا
	اِطَّهَّرَ نہانا دھونا
طیب	طَابَ خوش لگنا۔ بابرکت ہونا
	طَیِّبٌ پاک طُوْبیٰ خوشحالی
طیر	طَارَ اُڑنا (طَائِرٌ پرندہ ص ۱/۲)
	طَائِرٌ اعمال نامہ۔ بدبختی
	تَطَیَّرَ بدبختی (بدشگونی لینا)

مادہ	الفاظ اور عنوان
	اِسْتَطَارَ اُڑنا۔ بکھرنا
طین	طِیْنٌ مٹی
	ظ
ظعن	ظَعَنَ سفر کرنا
ظفر	اَظْفَرَ فتح دینا
	(ظُفُرٌ ناخن ص ۱/۲)
ظل	(ظِلٌّ سایہ ظَلَّلَ سایہ کرنا ۷۰/۱۸)
	ظُلَّۃٌ خیمہ۔ سائبان
	ظَلَّ ہمیشہ ہونا۔ رہنا
ظلم	ظَلَمَ بے انصافی کرنا۔ کم کرنا
	اَظْلَمَ تاریکی چھانا (ظُلْمَۃٌ اندھیرا)
ظمأ	ظَمْاٰنُ پیاسا اَظْمَأَ پیاسا ہونا
ظنّ	ظَنَّ گمان کرنا۔ یقین کرنا
ظھر	ظَهْرٌ پیٹھ ظَهِیْرَۃٌ دن کے اوقات
	ظَهَرَ آگاہ ہونا۔ چڑھنا۔
	ظاہر ہونا۔ غالب ہونا
	اَظْهَرَ آگاہ کرنا۔ ظاہر کرنا۔
	غالب کرنا (دوپہر کرنا ۳۰/۱۸)
	ظَاهَرَ مدد دینا۔ اظہار کرنا ۵۹
	(تَظَاهَرَ چڑھائی کرنا ۲/۸۵)
	ع
عبأ	(عَبَأَ پرواہ کرنا ۲۵/۷۷)
عبث	عَبَثَ کھیلنا
عبد	عَبْدٌ لونڈی۔ غلام
	عَبَّدَ غلام بنانا ۲۲/۲۶
	(عَبَدَ عبادت کرنا ص ۱/۱۱)
عبر	عَبَرَ تعبیر بتلانا۔ طے کرنا
	عِبْرَۃٌ نصیحت عَابِرِ السَّبِیْلِ مسافر
	اِعْتَبَرَ نصیحت حاصل کرنا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ (۳/۱۳۷) — سیر کر کے دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا؛

ماحصل: (۱) منتہٰی، کسی کام کا انجام جہاں جا کر وہ ختم ہوتا ہے، یہ عام ہے۔

(۲) مصیر، کسی کام کا انجام اور اس کے ختم ہونے کا رُخ اور طور طریق۔

(۳) عاقبۃ، کسی کام کے انجام اور اس کے بدلہ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۳۹ ـــ اندازہ لگانا

کے لیے دو الفاظ خَرَصَ اور قَدَرَ استعمال ہوئے ہیں۔

۱۔ خَرَصَ کے معنی محض ظن اور تخمین سے کام لینا۔ خَرَصَ النَّخْلَةَ سے یہ مراد ہے کہ محض اٹکل سے اندازہ کرنا کہ اس کھجور کے درخت پر کتنا پھل ہو گا اور خرّاص ایسا تخمینہ لگانے والے آدمی کو کہتے ہیں (منجد) اور خرّاص بمعنی کذّاب (بہت جھوٹا) بھی مستعمل ہے کیونکہ ایسا آدمی بغیر علم اور حقیقت کے بات کرتا ہے اور یہی بات جھوٹ کی بنیاد ہے۔ ارشاد باری ہے:

اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ (۶/۱۴۹) — تم محض خیال کے پیچھے لگتے اور اٹکل کے پیچھے چلتے ہو۔

۲۔ قَدَرَ: قَدَرَ کے معنی کسی معاملہ کی تدبیر کرنا، کسی چیز کو تیار کرنا اور اس کی دیکھ بھال کرنا ہے (منجد) اور قَدَرَ (مف) سے مراد وہ قوانینِ فطرت ہیں جن کے تحت کوئی چیز وجود میں آتی اور ترتیب پاتی ہے اور یہ صفت اللہ تعالیٰ سے خاص ہے اور صرف اچھے معنوں میں آتا ہے (فق ل ۱۵۷)

اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ (۵۴/۴۹) — ہم نے ہر چیز اندازہ مقررہ کے ساتھ پیدا کی ہے۔

اور قَدَرَ کے کسی چیز کو اس مخصوص طرز پر بنانا اور تربیت کرنا ہے جیسا کہ حکمت کا تقاضا ہو، اور یہ لفظ عام ہے اور یہ اندازہ اچھا بھی ہو سکتا ہے اور برا بھی (فق ل ۱۵۷) جیسا کہ یہ بات عقیدہ میں شامل ہے۔ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى۔ ارشاد باری ہے:

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ (۱۰/۵) — وہی تو ہے جس نے سورج کو روشن اور چاند کو منور بنایا اور چاند کی منزلیں مقرر کیں تاکہ تم برسوں کا شمار اور (کاموں کا) حساب معلوم کرو۔

ماحصل: (۱) خَرَصَ، ایسا اندازہ جس کی بنیاد علم و حقیقت کی بجائے ظن و تخمین پر ہو۔ اور یہ ناقابلِ اعتماد ہوتا ہے۔

(۲) قدر، وہ قوانینِ فطرت ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی علم و حکمت سے مقرر کر رکھے ہیں اور یہ مستحکم الدلائل ہوتے ہیں۔ اور قَدَرَ ایسے قوانین پر مبنی اندازہ کو کہتے ہیں۔

۴۰ ـــ اندر

کے لیے خِلَال، بَاطِنٌ اور بَطَآئِنُ اور جَوْفٌ کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی اور بہت بڑا دستور تھا۔ (جالندھریؒ)

ماحصل: تَبَرَّا: کسی مکروہ بات یا تکلیف دہ امر سے بیزار ہونا۔
قَلیٰ: کسی سے ناراضگی کی بنا پر اس سے بیزار ہونا۔ اور مقت: کسی قبیح فعل پر سخت ناپسندیدگی اور بیزاری۔ قَلیٰ کا اگلا درجہ۔

۴۷۔۔۔۔ بلاشک

کے لیے اِنَّ، اَنَّ، لَاجَرَمَ اور قَدْ کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔ یہ سب تحقیق کے لیے آتے ہیں۔ اور بلاشبہ، بلاشک، یقیناً کا معنی دیتے ہیں۔

۱-۲ اِنَّ اور اَنَّ: یہ دونوں الفاظ اسم پر داخل ہوتے ہیں۔ اِنَّ صدر کلام میں آتا ہے۔ جیسے اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (۲/۲۰) بلاشبہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے) لیکن اَنَّ درمیان میں آتا ہے۔ جیسے اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (۲/۲۶۰) (میں جانتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔
یہ بات یاد رکھنا ضروری ہے کہ قَالَ اور اس کے مشتقات کے بعد درمیان کلام میں بھی اِنَّ ہی آئے گا۔ جیسے قرآن میں ہے:

قَالَ اِنَّہٗ یَقُوْلُ اِنَّھَا بَقَرَۃٌ (۲/۶۸) موسیٰؑ نے کہا کہ بلاشبہ تمہارا پروردگار کہتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے۔

عَلِمَ اور شَہِدَ کے بعد درمیان کلام میں گرامر کے لحاظ سے اَنَّ ہی آنا چاہیے۔ (جیسا کہ اوپر مثال بھی دی گئی ہے) لیکن ایک مقام پر قرآن میں عَلِمَ اور شَہِدَ کے بعد بھی اِنَّ استعمال ہوا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُہٗ وَاللّٰہُ یَشْھَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَکٰذِبُوْنَ (۶۳/۱) اور اللہ جانتا ہے کہ آپؐ اس کے رسول ہیں۔ اور اللہ (یہ بھی) گواہی دیتا ہے کہ منافق جھوٹے ہیں۔

۳- لَاجَرَمَ: اس لفظ کے معنی میں علماء میں اختلاف ہے۔ اکثر مترجمین اس کا معنی بلاشبہ یا بلاشک لکھتے ہیں۔ صاحب منجد اس کا معنی خدا کی قسم لکھتے ہیں۔ قرآن میں یہ لفظ تین بار استعمال ہوا ہے اور تینوں بار اَنَّ سے پہلے آیا ہے (۱۱/۲۲، ۱۶/۲۳، ۱۶/۱۰۹) جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ تحقیق مزید کے لیے آتا ہے۔ تاہم اگر صاحب منجد کا معنی "خدا کی قسم" کر لیا جائے تو بھی درست ہے اور تاکید مزید ہی پیدا ہوتی ہے۔ ارشادِ باری ہے:

لَاجَرَمَ اَنَّھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ ھُمُ الْاَخْسَرُوْنَ (۱۱/۲۲) بلاشبہ یہ لوگ آخرت میں سب سے زیادہ نقصان پانے والے ہیں۔

۴- قَدْ فعل ماضی پر داخل ہو کر تحقیق کے معنی بھی دیتا ہے اور زمانہ حال کے قریب بھی کر دیتا ہے۔ یعنی فعل ماضی کو ماضی قریب میں بدل دیتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض کے نزدیک مسکین وُہ ہے جو بمشکل گزر بسر تو کر رہا ہو لیکن اس کی ملکیت کچھ نہ ہو۔ یعنی رہائش بھی نہ ہو۔ اہلِ لغت کا اس بات میں اختلاف ہی رہا ہے کہ آیا معاشی طور پر فقیر سب سے زیادہ کمزور ہوتا ہے یا مسکین۔ تاہم قرآن کے اندازِ بیان سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ فقیر ہی زیادہ محتاج اور تنگدست ہے۔ ارشادِ باری ہے:

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ (۹/۶۰) — صدقات (یعنی زکوٰۃ و خیرات) تو مفلسوں، محتاجوں کا حق ہے۔

آیتِ بالا میں فقیر کا لفظ مسکین سے پہلے استعمال ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہے۔ اور آیت ذیل

اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ (۱۸/۷۹) — اور جو کشتی تھی وُہ غریب لوگوں کی تھی جو دریا میں مزدوری کرتے تھے۔

سے ثابت ہوتا ہے کہ مسکین مالک ہو سکتا ہے۔

۳۔ عَيْلَةً: عَول ہر وُہ چیز ہے جو انسان کو گرانبار کر دے اور اس کے بوجھ تلے دب جائے۔ اور عیال سے مراد وُہ افراد ہیں جن کے اخراجات زندگی کے لیے انسان ذمہ دار ہونے کی وجہ سے بوجھ تلے دبا ہوا ہو (مف) گویا عیلۃ وُہ مفلسی اور محتاجی ہے جو عیال کی وجہ سے ہو، ارشادِ باری ہے:

فَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ (۹/۲۸) — اور اگر تم کو مفلسی کا خوف ہو تو خدا چاہے گا تو اپنے فضل سے تم کو غنی کر دے گا۔

۴۔ اِمْلَاق: دراصل مفلسی اور محتاجی کو نہیں کہتے، بلکہ اس اندیشے کو کہتے ہیں کہ جو مال و دولت موجود ہے وُہ کہیں خرچ ہو کر ختم نہ ہو جائے۔ کہا جاتا ہے "اَمْلَقَ الدَّهْرُ مَالَهٗ" زمانہ نے اس کے مال کو ہاتھ سے نکال دیا (منجد) اور اَمْلَقَ بمعنی موجود مال و دولت کا ہاتھ سے نکل جانا۔ ارشادِ باری ہے:

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ (۱۷/۳۱) — اور اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل نہ کرنا۔

یہی مفہوم ایک دوسری آیت میں خشیۃ انفاق سے بھی تعبیر کیا گیا ہے۔

۵۔ قتر: بمعنی احتیاج، مفلسی اور ناداری بھی قرآن کریم میں استعمال ہوا ہے۔ مثلاً:

وَمَتِّعُوْهُنَّ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ (۲/۲۳۶) — ان (مطلقہ) عورتوں کو دستور کے مطابق کچھ خرچ ضرور دو۔ (یعنی) مال دار اپنے مقدور کے مطابق دے اور تنگدست اپنی حیثیت کے مطابق۔

لیکن اہلِ لغت اس کے معنی "اپنے عیال پر نفقہ کو تنگ کر دینا" (م ا، م ق) بتلاتے ہیں۔ یعنی مُقتر وُہ شخص ہے جو فی الواقع تنگ دست نہیں ہوتا لیکن اپنی حیثیت کے مطابق اپنے عیال پر خرچ کرنے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَالَّذِی اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِي الْاَرْضِ حَيْرَانَ لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا (۶/۷۱) جیسے کسی شخص کو جنگل میں جنات نے بھلا دیا ہو اور وہ حیران ہو رہا ہو اور اس کے کچھ رفیق ہوں جو اس کو رستے کی طرف بلائیں کہ ہمارے پاس چلا آ۔

۲۔ بُہِتَ: حیرانی کی وجہ سے اچانک دم بخود ہو جانا (م ق منجد) ہوش و حواس کھو دینا۔ حیران و ششدر رہ جانا۔ ہکا بکا رہ جانا۔ مَبْهُوْت کا لفظ اسی سے مشتق ہے۔ قرآن میں ہے:

فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَ (۲/۲۵۸) (یہ سن کر) کافر مبہوت ہو گیا۔

دوسرے مقام پر ہے:

بَلْ تَاْتِيْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ (۲۱/۴۰) بلکہ قیامت ان پر ناگہاں آ واقع ہو گی تو ان کے ہوش کھو دے گی۔

۳۔ عَجِبَ: اَلْعَجَب ایسی حیرانی کو کہتے ہیں جس کی وجہ معلوم نہ ہو (مف) اور عَجِبَ بمعنی حیران ہونا۔ تعجب کرنا۔ ارشادِ باری ہے:

بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ (۵۰/۲) لیکن ان لوگوں نے تعجب کیا کہ انہی میں سے ایک ڈرانے والا ان کے پاس آیا۔

ماحصل: (۱) حَيْرَان: عام ہے۔ (۲) بُہِتَ: یکدم حیرانی کی وجہ سے حواس کھو جانا۔ (۳) عَجِبَ: ایسی بات پر حیران ہونا جس کی وجہ معلوم نہ ہو۔

۱۵۔۔۔۔حیض

کے لیے مَحِيْض اور قُرُوْء (قَرْءٌ) کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ مَحِيْض: حیض مشہور لفظ ہے۔ اور محیض بمعنی حیض بھی، وقتِ حیض بھی اور مقامِ حیض بھی۔ (مف) اور حَاضَتِ الْمَرْاَةُ بمعنی عورت کو حیض آیا۔ ارشادِ باری ہے:

وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ (۲/۲۲۲) لوگ آپ سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں۔

۲۔ قُرُوْء: قَرْءٌ کی جمع ہے۔ بمعنی عورت کا طہر سے حیض میں داخل ہونا۔ لہٰذا اس لفظ کا اطلاق لغوی طور پر طہر اور حیض دونوں پر ہوتا ہے (لغت اضداد)۔ لیکن رسول اللہ ﷺ کے ارشاد اُقْعُدِیْ عَنِ الصَّلٰوةِ اَيَّامَ اَقْرَائِكِ (حیض کے دنوں میں نماز ترک کر دے) کے مطابق اس کا ترجمہ حیض ہی راجح قرار دیا گیا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ (۲/۲۲۸) اور مطلقہ عورتیں تین حیض تک اپنے تئیں روکے رہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وُہ گڑھا کھودتا ہوا سخت زمین تک جا پہنچا (مف) اور کَدٰی بمعنی سوال کرنا، بخشش مانگنا اور سَاَلَہٗ فَاَکْدٰی یعنی اس نے اس سے سوال کیا تو اس کو سخت زمین کی مانند پایا اور کچھ نہ دیا (منجد) گویا یہ لفظ تھوڑا سا خرچ کرنے کے بعد رُک جانے کے معنوں میں آیا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَاَعْطٰی قَلِیْلًا وَّاَکْدٰی (۳۴/۵۳) — اس نے تھوڑا سا دیا پھر رُک گیا (ہاتھ روک لیا)

۳۔ اِشْمَاَزَّ: شَمَزَ بمعنی کسی مکروہ چیز سے نفرت کرنا۔ اور اِشْمَاَزَّ بمعنی منقبض یا دل گرفتہ ہونا۔ (منجد) قرآن میں ہے:

وَاِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَحْدَہُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ (۴۵/۳۹) — اور جب اللہ اکیلے کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان لوگوں کے دل رُک جاتے ہیں جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔

۴۔ قَلَعَ: بمعنی کسی کام کو ترک کر دینا۔ چھوڑنا اور رُک جانا (منجد) کسی جاری کام کو یک لخت ترک کر دینا ارشادِ باری ہے:

وَقِیْلَ یٰۤاَرْضُ ابْلَعِیْ مَآءَكِ وَیٰسَمَآءُ اَقْلِعِیْ وَغِیْضَ الْمَآءُ (۴۴/۱۱) — اور حکم دیا گیا کہ اے زمین اپنا پانی نگل جا، اور اے آسمان رک جا، تو پانی خشک ہو گیا۔

ماحصل: (۱) اِنْتَہٰی: منکرات اور نواہی سے رُکنا۔

(۲) اَکْدٰی: مال خرچ کرنے سے دل کا رُکنا اور سخت ہونا۔

(۳) اِشْمَاَزَّ: کسی ناپسندیدہ چیز سے دل گرفتہ ہو کر رُک جانا۔

(۴) قلع: کسی شروع کیے ہوئے کام سے یک لخت رُک جانا۔

۱۹ ——— روندنا

کے لیے حَطَمَ اور وَطِئَ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ حَطَمَ بمعنی توڑنا مروڑنا۔ اور حَطُوْمٌ ایسی تند و تیز ہوا کو کہتے ہیں جو ہر چیز کو توڑ مروڑ کر رکھ دے۔ اور حُطَامٌ توڑی مروڑی ہوئی یا ریزہ ریزہ شدہ چیز کو کہتے ہیں (منجد) یہ لفظ کسی چیز کو روند کر ریزہ ریزہ کرنے کے لیے بولا جاتا ہے (مف) کچل ڈالنا۔ پلیتا۔ روندنا۔ قرآن میں ہے:

قَالَتْ نَمْلَۃٌ یّٰۤاَیُّہَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰکِنَکُمْ لَا یَحْطِمَنَّکُمْ سُلَیْمٰنُ وَجُنُوْدُہٗ وَہُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ (۲۷/۱۸) — ایک چیونٹی نے کہا، اے چیونٹیو! اپنے بلوں میں داخل ہو جاؤ، ایسا نہ ہو کہ سلیمانؑ اور اس کے لشکر تمہیں کچل ڈالیں اور انہیں (اس بات کی) خبر بھی نہ ہو۔

۲۔ وَطِئَ: (۱) بمعنی پامال کرنا۔ پاؤں کے نیچے روندنا (منجد) پنجابی لتاڑنا۔ (وطی کا لفظ جماع کے معنوں میں بھی آتا ہے) اگرچہ قرآن میں ان معنوں میں نہیں آیا۔ قرآن میں ہے:

وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ — اور اگر ایسے مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں نہ ہوتیں جنکو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِلَی اِنْتِفَاخِ اَوْدَاجِہٖ وَحُمْرَۃِ عَیْنَیْہِ رگیں پھول جاتی ہیں اور آنکھیں سُرخ ہو جاتی ہیں۔

اور ظاہر ہے کہ یہ کیفیت اس وقت واقع ہوتی ہے جب انسان مغلوب الغضب ہو کر انتقام پر اتر آتا ہے۔ اور ابن الفارس نے اس کے معنٰی اشدّ السخط بمعنی انتہائی ناراضگی (م ل) کیا ہے۔ اور صاحب منجد نے غَضِبَ کے معنی بغض رکھنا، غضبناک ہونا لکھا ہے (منجد) اور بمعنی اِرَادَۃُ الضَّرَرِ لِلْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِ۔ اور غضب ہمیشہ دوسرے پر آتا ہے یعنی چھوٹے کا بڑے پر بھی ہو سکتا ہے اور بڑے کا چھوٹے پر بھی (فق ل ۱۰۶) ارشادِ باری ہے:

وَمَنْ یَّحْلِلْ عَلَیْہِ غَضَبِیْ فَقَدْ هَوٰی (۲۰/۸۱) اور جس شخص پر میرا غصہ نازل ہوا وہ ہلاک ہو گیا۔

۴۔ حَرْد: حَرِدَ بمعنی کسی پر ناراض ہونا۔ اور حَرَدَ بمعنی منع کرنا (منجد) حَرْدٌ بمعنی مغلوب الغضب ہو کر کسی پر تیزی سے حملہ کر دینا یا چارہ جوئی کرنا (فل ۱۶۹) حرد دراصل غصہ کی کسی کیفیت کا نام نہیں بلکہ اس چارہ جوئی یا انتقامی کاروائی کی کیفیت ہے جو انسان غیظ و غضب سے مغلوب ہو کر کرتا ہے اور ابوھلال کے نزدیک حرد کا معنی غصہ کی حالت میں مغضوب الیہ سے دُور ہو کر اسے انجام تک پہنچانا ہے (فق ل ۱۶) ارشادِ باری ہے:

وَغَدَوْا عَلٰی حَرْدٍ قٰدِرِیْنَ (۶۸/۲۵) وہ علی الصبح لپکتے ہوئے وہاں جا پہنچے گویا (کھیتی پر) قادر ہیں۔

ماحصل: (۱) سَخَط: محض ناراضگی۔ ناپسندیدگی۔ پہلا درجہ۔ بڑے کا چھوٹے پر۔

(۲) غَیْظ: جب دورانِ خون تیز ہو جائے۔ دوسرا درجہ۔ اور غیظ انسان کو اپنے آپ بھی آسکتا ہے۔

(۳) غَضَب: جب انسان غصہ سے بپھر کر انتقام پر اتر آئے خواہ چھوٹا یا بڑا۔ اس کا تعلق اپنی ذات سے نہیں۔ دوسرے سے ہوتا ہے۔

(۴) حَرْد: غصہ کی وجہ سے انتقامی کاروائی کی کیفیت۔ تیزی سے لپکنا۔ اور مغضوب علیہ سے دور ہو کر کام سرانجام دینا۔

۶۔ غصّہ دلانا

کے لیے اَسْخَطَ[1]، غَاظَ (غیظ)[2] اور اٰسَفَ[3] کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ اَسْخَطَ: تفصیل اوپر گزر چکی ہے۔ بمعنی ناراض کرنا۔ ارشادِ باری ہے۔

ذٰلِکَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَکَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ (۴۷/۲۸) یہ اس لیے کہ وہ لوگ ہر اس بات کے پیچھے لگ گئے جو اللہ کو ناراض کرے اور انہوں نے اللہ کی رضا کو پسند نہ کیا۔

۲۔ غَاظَ: بمعنی غصہ دلانا۔ تفصیل اوپر گزر چکی۔ قرآن میں ہے:

وَلَا یَطَـُٔوْنَ مَوْطِئًا یَّغِیْظُ الْکُفَّارَ۔ اور نہ وہ کسی ایسی جگہ کو پامال کرتے ہیں جو کافروں کو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماحصل: (۱) سَاعَۃ: دن اور رات کی گھڑیوں میں سے کوئی ایک گھڑی۔ زمانہ۔ قیامت۔
(۲) اٰنَاء: رات کی گھڑیاں اور (۳) زُلَف: رات کا ابتدائی حصہ یا گھڑیاں۔

۲۴ ــــ گھسنا

کے لیے وَلَجَ اور جَاسَ (جوس) کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ وَلَجَ: کسی تنگ جگہ میں داخل ہونا۔ گھسنا (مف) قرآن میں ہے:

وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ (۷/۴۰) اور وُہ جنت میں داخل نہ ہوں گے جب تک کہ اونٹ سُوئی کے ناکے میں داخل نہ ہو۔

۲۔ جَاسَ: بمعنی کسی چیز کے درمیان تک جا پہنچنا (م۔ ل) اور بمعنی کسی چیز کی طلب میں انتہا کو پہنچ جانا (مف) اور جَاسَ فِی الْبَيْتِ بمعنی وُہ فساد اور لُوٹ کے لیے گھر میں گھس آیا (م۔ ق) اور جَوَّاس بمعنی قوم میں گھس کر فساد برپا کرنے والا (منجد) قرآن میں ہے:

بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّيَارِ (۱۷/۵) ہم نے اپنے جنگجو بندے تم پر مسلط کر دیے جو تمہارے شہروں میں گھس گئے۔

ماحصل: وَلَجَ: تنگ جگہ میں داخل ہونے کے لیے اور جَاسَ، لُوٹ اور فساد کے لیے گھسنے کے لیے آتا ہے۔

۲۵ ــــ گھسیٹنا

کے لیے تین الفاظ جَرَّ، سَحَبَ اور عَتَلَ قرآن کریم میں استعمال ہوئے ہیں اور تینوں کا معنی زمین پر کھینچنا اور گھسیٹنا ہے، صرف کیفیت میں فرق ہے۔

۱۔ جَرَّ: میں کھینچنا کا پہلو نمایاں ہوتا ہے اور گھسیٹنا کا کم۔ افقی سمت میں یا کسی کھڑی چیز کو اس طرح کھینچنا کہ اسے اپنے پاؤں پر قابو نہ رہے اور وُہ گھسٹنے لگے تو یہ جَرّ ہے۔ قرآن میں ہے:

وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗۤ اِلَيْهِ (۷/۱۵۰) اور موسٰیؑ نے اپنے بھائی کا سر پکڑ لیا اور اسے اپنی طرف کھینچنے لگے۔

اور جَيْشٌ جَرَّار اُس بڑے لشکر کو کہتے ہیں جو وسیع رقبے میں پھیلا آگے بڑھتا جاتا ہے۔ جیسا کہ کھچتا یا گھسٹتا ہُوا آگے بڑھ رہا ہے۔

۲۔ سَحَبَ: میں گھسٹنے کا پہلو نمایاں ہوتا ہے اور کھینچنے کا کم۔ اور امام راغب کے نزدیک اس کا معنی کسی کو منہ کے بل گھسیٹنا ہے (مف) جب کوئی چیز کھڑی کی بجائے پڑی سمت میں یا رسی کی بجائے افقی سمت میں ہو اور اسے گھسیٹا جائے تو یہ سَحَبَ ہے۔ اور سَحَاب بمعنی بادل کو سَحَاب اس لیے کہتے ہیں کہ (۱) ہوا اسے کھینچ کرلے چلتی ہے اور (۲) وُہ خود اس طرح آگے بڑھتا ہے جیسے گھسٹتا چلا جا رہا ہے (مف) قرآن میں ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۔ نعمت عطا کرنا

کے لیے اَنْعَمَ اور نَعَّمَ، خَوَّلَ، اَتْرَفَ، اَغْنٰی اور اَقْنٰی کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ اَنْعَمَ بمعنی احسان کرنا۔ انعام کرنا۔ یہ لفظ غیر انسان کے لیے استعمال نہیں ہوتا۔ اَنْعَمَ عَلٰی فَرَسِہٖ کبھی نہیں آئے گا (م۔ق) اور نہ ہی اپنی ذات کے لیے استعمال ہو سکتا ہے (ف ق ل ۱۵۸) ارشادِ باری ہے:

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ (۱/۵)	ہم کو سیدھے رستے چلا۔ ان لوگوں کے رستے جن پر تو اپنا فضل و اکرام کرتا رہا۔

اور نَعَّمَ بمعنی کسی کو نعمت سے نوازنا۔ جیسے فرمایا:

فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ (۸۹/۱۵)	مگر انسان کا یہ حال ہے کہ جب اس کا پروردگار اسے آزماتا ہے اور عزت بخشتا اور نعمت عطا کرتا ہے۔

۲۔ خَوَّلَ: بمعنی عطا کرنا۔ بخشنا۔ مالک بنانا (منجد) اور بمعنی حشم و خدم عطا کرنا (مف) ارشادِ باری ہے:

وَتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ۔ (۶/۹۴)	اور جو مال و متاع ہم نے تمہیں عطا فرمایا تھا وہ سب اپنی پیٹھ پیچھے چھوڑ آئے۔

۳۔ اَتْرَفَ: اَلتُّرْفَہُ بمعنی عیش و آرام کی فراوانی۔ نعمتوں کی کثرت جو انسان کو بہکا دے۔ اور مُتْرَفٌ بمعنی وہ آسودہ حال جو کثرتِ دولت کی وجہ سے بدمست ہو (مف)

وَاتَّبَعَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مَآ اُتْرِفُوْا فِیْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِیْنَ (۱۱/۱۱۶)	اور جو ظالم تھے وہ انہی باتوں کے پیچھے لگے رہے جن میں عیش و آرام تھا اور وہ گناہوں میں ڈوبے ہوئے تھے۔

۴۔ اَغْنٰی (اللہ) بمعنی اللہ تعالیٰ کو کسی شخص کو اتنا مال و دولت دینا کہ وہ دوسروں کی احتیاج سے بے نیاز ہو جائے۔ عام لفظ ہے۔

۵۔ اَقْنٰی: بمعنی غنی کرنا اور راضی کرنا (مف۔ منجد) یعنی اتنا مال و دولت دینا کہ اس کی احتیاج پوری کرنے کے علاوہ وہ خوش بھی ہو جائے۔ اور بمعنی غنی کرنا پھر اس مال کو بڑھانا خزانہ عطا کرنا (م۔ق) اور بعض اہل لغت کے نزدیک اَقْنٰی اَغْنٰی کی ضد ہے۔ بمعنی مفلس بنا دینا۔ اَقْنٰی لغت اضداد سے ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى (۵۳/۴۸)	اور یہ کہ اسی (اللہ) نے دولت دی اور خزانہ دیا (مفتی)

وہی دولت مند بناتا اور مفلس کرتا ہے (جالندھری)

ماحصل: (۱) اَنْعَمَ: احسان و اکرام کرنا۔ عام ہے (صرف انسان کے لیے آتا ہے) (۲) خَوَّلَ: جاہ و حشم عطا کرنا۔ اور (۳) اِتْرَفَ: آسودہ حالی کی وجہ سے بدمست ہونا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۔ لبن بمعنی دودھ۔ یہ ہر دودھ پلانے یا دینے والے جانور کی مادہ کے بدن کا حصّہ ہوتا ہے۔ نر کا نہیں۔
(ج الْبان) ارشاد باری ہے:

نُّسْقِيكُم مِّمَّا فِي بُطُونِهِ مِن بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا (۱۶/۶۶) اور اس غذا سے جو نہ فضلہ بنی ہو اور نہ خون ہم تمہیں ان چوپایوں کے پیٹوں سے خالص دودھ پلاتے ہیں۔

۷۔ دَمَع ، کے معنی آنسو بھی ہے اور آنسو بہانا بھی (مف) اور دَمَعَتِ الْعَيْنُ بمعنی آنکھ کا آنسو بہانا۔ اور دَمَعَ الْاِنَاءُ بمعنی برتن کا لبالب بھر جانا (منجد) گویا جب دَمَعَ کا تعلق کسی جاندار سے ہو تو اس کا معنی آنسو بہانا ہی ہوتا ہے۔ رَجُلٌ دَمِيْعٌ بمعنی بہت جلد رو پڑنے اور آنسو بہانے والا آدمی (منجد) ارشاد باری ہے:

تَوَلَّوا وَّأَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ۔ (۹/۹۲) لوٹ گئے اور ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

۸۔ جلد : بمعنی پوست۔ کھال (ج جُلُوْد) ارشاد باری ہے: —— (نیز دیکھیے کھال) ——

كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُم بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا (۴/۵۶) جب ان کھالیں گل اور جل جائیں گی تو ہم اُن کی اور کھالیں بدل دیں گے۔

۹۔ نُطْفَة ، کسی جاندار نر کے مادہ منویہ کا اتنا حصّہ جو ایک بار نکلتا ہے اور مادہ کے جسم میں داخل ہو کر بچہ کی پیدائش کا سبب بنتا ہے۔

۱۰۔ عَلَقَة یا علق : نر و مادہ کے امتزاج کے بعد یہ جما ہوا خون جو نک جیسی لمبوتری سی شکل اختیار کر لیتا ہے اسے عَلَقَة کہتے ہیں۔

۱۱۔ مُضْغَة ، نطفہ پر تیسرا دور۔ جب علقہ ایسے بن جاتا ہے جیسے کچے گوشت کا لوتھڑا یا بوٹی۔ یہ مُضْغَة کہلاتا ہے۔ ارشاد باری ہے:

ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا (۲۳/۱۴) پھر ہم نے نطفے سے لوتھڑا بنایا پھر لوتھڑے سے بوٹی بنائی۔ پھر بوٹی سے ہڈیاں بنائیں۔ پھر ہڈیوں پر گوشت (پوست) چڑھایا۔

۱۲۔ مَنِي ، وہ مادہ جو خون سے بنتا ہے اور افزائش نسل کا سبب بنتا ہے۔ اور نر جانور جفتی کے ذریعہ اسے مادہ کے رحم میں داخل کرتا ہے۔ اور منی یمنی رحم میں منی ٹپکانا۔ ارشاد باری ہے:

أَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّن مَّنِيٍّ يُمْنَىٰ۔ (۷۵/۳۷) کیا وُہ انسان منی کا، جو رحم میں ڈالی جاتی ہے ایک قطرہ نہ تھا؟

۱۳۔ مِسْك ، کستوری ۔ مشک ۔ ایک خاص قسم کے ہرن کا منجمد خون جو نہایت خوشبودار ہوتا ہے۔ حرارتِ غریزی کو تیز کرنے کے لیے اکسیر ہے۔ اور نہایت قیمتی دوائی ہے۔ یہ چیز صرف ہرن ہی کے ساتھ مختص ہے اور کسی جانور سے یہ چیز حاصل نہیں ہوتی۔ قرآن میں ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ